فوری ریلیز کے لیے: 18/8/2022 **گورنر KATHY HOCHUL**

ICYMI: USA ٹوڈے میں گورنر HOCHUL کا OP-ED: SALMAN RUSHDIE پر حملہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ قلم چاقو سے زیادہ طاقتور ہے

آج، USA Today نے Salman Rushdie پر حملے کے تناظر میں آزادانہ اظہار رائے اور آزادی اظہار کی اہمیت پر گورنر Kathy Hochul کیا ایک op-ed شائع کیا۔ Op-ed کا متن نیچے دستیاب ہے اور اسے یہاں آن لائن دیکھا جا سکتا ہے۔

ایک نوجوان لڑکی کے طور پر، مجھے اپنے آبائی شہر بفلو سے ایک گھنٹے کی مسافت پر چوٹوقوا انسٹیٹیوشن جانا یاد ہے۔ میرے والد اسٹیل پلانٹ میں کام کرتے تھے اور ہمارے پاس زیادہ پیسے نہیں ہوا کرتے تھے - سچ تو یہ ہے کہ ہم اندر جانے کی فیس ادا کرکے گاڑی ادارے کے سامنے والے گیٹ سے اندر لے جا پانے کے متحمل نہیں تھے۔ ہم اتوار کو چرچ کے بعد اسٹیشن ویگن میں ٹھنس کر اس امید کے ساتھ چوٹوقوا آتے تھے کہ کسی نہ کسی دن ہم اس غیر معمولی جگہ کی سیر کرنے کے بھی قابل ہوں گے۔ کیونکہ ہم مغربی نیو یارک کے باشندوں کے لیے، چوٹوقوا انسٹیٹیوشن ایک شاندار مقام ہے۔ تعلیم، آزادی اظہار اور شمولیت کے اصولوں پر قائم، یہ ان اقدار کی نمائندگی کرتا ہے جن پر ہمیں نیو یارک میں سب سے زیادہ فخر ہے۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نظریات اور فلسفوں کی بھرپور تلاش میں یقین رکھتے ہیں اور مذہب اور سیاست کا مطالعہ کرتے ہیں - ایک ایسی جگہ جو اپنےشفا بخش ہونے، اپنے سکون، اس کی ہم آہنگی کے لیے مشہور ہے۔

لیکن گزشتہ جمعے کو وہ سکون بکھر گیا۔ ان مقدس نظریات کو خاموش کرنے پر تلے ہوئے ایک فرد نے مصنف Salman Rushdie پر سفاکانہ حملہ کیا، ایک ایسا شخص جو کئی دہائیوں سے اقتدار کے سامنے سچ بولنے کی وجہ سے خطرے میں رہا ہے۔ Mr. Rushdie جیسے فرد کے لیے، جس نے آزادی بیان اور آزادی اظہار کے خلاف کریک ڈاؤن کے نتائج بھگتے ہیں، اس سائٹ پر پرتشدد حملے کی سرد مہری کی علامت - ایک ایسی جگہ جو عظیم مفکرین کو آزادانہ اور کھلے عام خیالات کا اشتراک کرنے کے لیے خوش آمدید کہتی ہے - ناقابل تردید ہے۔

میں کسی بھی فرد یا کسی بھی گروہ کو، جو چوٹوقوا جیسی جگہ کے تقدس کو پامال کرنے کی جسارت کرے، واضح پیغام دینا چاہتی ہوں: چاقو والا فرد قلم والے فرد کو خاموش نہیں کرا سکتا۔

ریاست نیو یارک آزادی اظہار، آزادی بیان کی آزادی کے تحفظ کے لیے ہمیشہ کھڑی رہے گی اور ہم Salman Rushdie پر بزدلانہ حملے کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم کسی بھی فرد یا کسی ایسے گروہ کی مذمت کرتے ہیں جو چوٹوقوا جیسی جگہ کے تقدس کو پامال کرنے یا کسی عالمی رہنما پر قاتلانہ حملے کی ہمت کرتا ہے۔ نیو یارک میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم کھڑے ہیں اور جرات کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔

افسوس کہ Mr. Rushdie پر حملہ گزشتہ تین مہینوں میں پہلا موقع نہیں کہ دنیا کی توجہ مغربی نیو یارک پر مرکوز ہوئی ہو۔ 14 مئی کو، سوشل میڈیا کے ذریعے بنیاد پرست بننے والے ایک سفید فام بالادستی کے حامی فرد نے تین گھنٹے کا سفر کرکے ایک سپر مارکیٹ میں بڑے پیمانے پر فائرنگ کا ارتکاب کیا جو اس گھر سے 10 منٹ کی دوری پر ہے جہاں میں اور میرے شوہر رہتے ہیں۔ اور ایک بار پھر، اس حملہ آور کا منتخب کردہ مقام دل دہلا دینے

والا تھا: اس نوجوان نے آن لائن جا کر ایسی قریب ترین جگہ تلاش کی جہاں سیاہ فام لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد موجود ہو جن کو وہ نسل پرستانہ حملے میں مار سکے اور نقصان پہنچا سکے۔

اس بزدلانہ، پرتشدد حملے کے فوراً بعد نیو یارک نے کارروائی کی۔ ہم نے بندوقوں کو باحفاظت بنانے کی ملک کی سب سے سخت قانون سازی منظور کی جس میں 21 سال سے کم عمر کے کسی بھی شخص کے لیے سیمی آٹومیٹک رائفلوں کی خریداری پر پابندی عائد کی گئی، قانون نافذ کرنے والے پیشے سے وابستہ نہ ہونے والے کسی بھی شخص کے لیے جسمانی بکتر خریدنا غیر قانونی قرار دیا گیا اور بندوقوں کے مجرمانہ استعمال کا سراغ لگانے کے لیے گولیوں کی مائیکرو اسٹیمپنگ درکار کی گئی۔

ہم نے مقامی دہشت گردی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے اپنی ریاستی پولیس میں ایک خصوصی یونٹ تشکیل دیا۔ ہم نے غیر قانونی بندوقوں پر بین ریاستی ٹاسک فورس بنائی، جو ملک میں پہلا اقدام ہے جو بہترین طریقہ ہائے کار کا اشتراک کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مرتب کیا گیا ہے کہ حکومت کی ہر سطح پر ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے درکار کیا کہ وہ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز اور دھمکی آمیز مواد کی آن لائن رپورٹنگ کریں، تاکہ اس سے پہلے کہ اگلا حملہ ہو ہم دیکھ پائیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور ہم نے بندوقوں کے حوالے سے کی اہم قانونی خامیوں کو دور کیا اور بندوقوں کو خطرناک لوگوں سے دور رکھنے کے لیے اپنے ریڈ فلیگ قوانین کو مضبوط کیا۔

نفرت، تشدد اور عدم برداشت کے خلاف کھڑے ہونے کے لیے جرات کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ سمجھ آتا ہے کہ جس ہفتے Mr. Rushdie پر حملہ ہوا تھا اس ہفتے چوٹوقوا ادارے میں "جرات" موضوع بحث تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ایک دہائی سے زیادہ روپوشی میں گزاری اور آخر کار انہوں نے گمنامی سے باہر آنے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح کے خطرے کے سامنے ان کی ہمت سے نیو یارک کے تمام باشندوں اور پوری دنیا کے تمام آزادی پسند لوگوں کو متاثر ہونا چاہیے۔ اس نے مجھے اپنے اختیار میں موجود ہر ٹول، بشمول اپنی آواز، کو استعمال کرنے کی ترغیب دی ہے، اس بنیاد پرستی کو روکنے کے لیے، جو بھی تشدد کا ارتکاب کرتا ہے ان کو روکنے کیے لیے، چاہے وہ کوئی بلند مرتبہ فرد ہو یا بڑے شہروں یا چھوٹے قصبوں کی گلیوں میں موجعد کوئی بھی شخص ہو۔

یہ ایک مشکلات سے پُر دنیا ہے۔ بہت سے نوجوانوں کے لیے، میں کہتی ہوں کہ بعض اوقات یہ خوفناک ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ امریکہ ہے، یہ ریاست نیو یارک ہے۔ ہم خود پر فخر کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمیں ایک ایسا ادارہ اپنے پاس ہونے پر فخر ہے جو ان نظریات کو فروغ دیتا ہے اور اس علم کو بانٹتا ہے۔ ہمارے DNA میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا،با آواز بلند اظہار کرنا اور واضح آواز میں ایک ساتھ یہ کہنا شامل ہے کہ حکمت جہالت سے زیادہ طاقتور ہے۔ رواداری نفرت سے زیادہ طاقتور ہے۔ جرات خوف سے زیادہ طاقتور ہے۔

اور قلم ہمیشہ چاقو سے زیادہ طاقتور رہے گا۔

###